Regd L 5254

274

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

روزنامہ

اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

یوم یکشنبہ

۱۸ رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۰ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۳۹ / ۵	۲۴ احسان ۱۳۳۰ ہش	۲۴ جون سنہ ۱۹۵۱ء	نمبر ۱۴۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۱ جون (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

کراچی ۲۳ جون۔ جمعرات کو جاپان اور پاکستان کے درمیان باقاعدہ طور پر بحری سروس کا اجراء ہو گیا جبکہ ایک جہاز ٹوکیو ہاربر سے دو ہزار ٹن خام ریشم لے کر کراچی کے لئے روانہ ہو گیا۔

وزیر خارجہ پاکستان کا سلامتی کونسل کے صدر کے نام مکتوب

ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں نام نہاد آئین ساز اسمبلی کے قیام کو روکنے کیلئے مؤثر اقدامات کئے جائیں

کراچی ۲۳ جون۔ پاکستان نے سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں نام نہاد آئین ساز اسمبلی کے قیام کو روکنے کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں۔

اس سلسلے میں پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے سلامتی کونسل کے صدر کے نام ایک مکتوب روانہ کیا ہے جس میں لکھا گیا ہے اگر اسمبلی (جس طرح کی تیاریاں شروع میں طلب کر لی گئی) تو اس مسئلہ کے منصفانہ حل کے سارے امکانات ختم ہو جائیں گے اور بین الاقوامی دنیا کے لئے ایک مستقل خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ آپ نے لکھا ہے کیونکہ اب تک اپنی بین الاقوامی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے سلسلے میں ہندوستان نے جو پہلو تہی اختیار کی ہے اس پر اقوام متحدہ نے اب تک کوئی سخت رویہ اختیار نہیں کیا۔ لہذا ہندوستان اور شیخ عبداللہ کے حوصلے بڑھ گئے ہیں۔

آپ نے مکتوب میں آگے چل کر لکھا ہے کہ نام نہاد اسمبلی کا طلب کرنا نہ صرف ایک جانبدارانہ فعل ہے بلکہ یہ اقوام متحدہ کے احکام سے جان بوجھ کر بے پرواہی پر بھی دلالت کرتا ہے تاکہ آزادانہ اور منصفانہ رائے شماری کو کسی صورت روک لیا جائے۔ مکتوب کے آخر میں اقوام متحدہ کو یقین دلایا گیا ہے کہ پاکستان ڈاکٹر فرینک گراہم سے ان کے مشن میں کامل تعاون کرے گا۔

مظفر آباد ۲۳ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ شیخ عبداللہ کی حکومت نے ووٹروں کی جو فہرستیں تیار کی ہیں۔ ان میں سے چالیس فیصدی لوگوں کے نام درج ہیں اور کل ۴۴ لاکھ میں سے سات فیصدی سے کچھ کم غیر مسلموں کے نام ہیں۔ حالانکہ تقسیم کے وقت غیر مسلموں کی آبادی ۲۱ فیصدی کے لگ بھگ تھی۔

کراچی ۲۳ جون۔ اقوام متحدہ کے نمائندہ ڈاکٹر فرینک گراہم ۳۰ جون کو کراچی پہنچ رہے ہیں۔ آپ کے ساتھ ان کے اسسٹنٹ ٹیرک نیمتھ بھی ہوں گے جو لیک سکیس میں پاکستان کے مستقل نمائندہ مسٹر بخاری سے بات چیت کر چکے ہیں۔

نئی دہلی ۲۲ جون۔ ملات کانپور کے قزول باڑا میں مسجد کے قریب جو فرقہ وارانہ فسادات ہوئے ان میں ۱۲ ہمر اور زخمی ہوئے۔ ان میں پولیس کا ایک سب انسپکٹر [illegible] ہوا۔ [illegible] وقت [illegible] گرفتاریاں عمل میں لائی جا چکی ہیں۔

سنہ ۱۹۵۱-۵۲ء میں چار لاکھ ٹن سے زائد پٹ سن برآمد کیا جائے گا

بیرونی ملکوں کے لئے کوٹے معین کر دیئے گئے

کراچی ۲۳ جون۔ حکومت پاکستان نے سنہ ۱۹۵۱-۵۲ء کے لئے بیرونی ملکوں کے واسطے پٹ سن برآمد کرنے کی غرض سے کوٹوں کے تعین کا اعلان کر دیا ہے۔ کل ۸۶۲۵۸ ٹن پٹ سن برآمد کی جائے گی۔ جو ۳۰ جون سنہ ۵۲ء تک اٹھائی جائے گی۔ اس کے علاوہ ۳۳۶۵۰۰ ٹن کے کوٹے اس سال ۳۱ اکتوبر تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ سال سنہ ۵۱-۵۲ء کے کوٹوں میں سے بعض کے کوٹے یہ ہیں۔

سویڈن دس ہزار ٹن۔ پرتگال اور پرتگال افریقہ ۱۰ ہزار ٹن۔ آسٹریلیا ۵ ہزار ٹن۔ چین ۷½ ہزار ٹن۔ آئرلینڈ ۷ ہزار ٹن۔ آسٹریا ۶½ ہزار ٹن۔ یوگوسلاویہ ۴ ہزار ٹن۔ ناروے ۳ ہزار ٹن۔ عراق ۳ ہزار ٹن۔ مصر ۳ ہزار ٹن۔ سوئٹزرلینڈ ۲ ہزار ٹن۔ ایران ۲ ہزار ٹن۔ چلی ۲ ہزار ٹن۔ پیرو ۱۵ سو ٹن اور فن لینڈ ۶۲۵ ٹن۔ اس کے علاوہ جو کوٹے ۳۱ اکتوبر تک کیلئے مقرر ہوئے ہیں ان میں سے بعض ملکوں کے کوٹے یہ ہیں۔ ہندوستان ایک لاکھ ۵۴ ہزار ٹن۔ برطانیہ ۵۰ ہزار فرانس ۳۲ ہزار۔ جرمنی اور اٹلی اور ۵-۵ ہزار ٹن۔ روس ۹ ہزار ٹن۔ سپین ۲½ ہزار ٹن۔

ڈالر کے علاقوں اور ارجنٹائن کو پٹ سن برآمد کرنے والوں کو برآمدی لائسنس کی ضرورت نہیں رہے گی۔

برطانوی فنی ماہروں کو ۳۲ گھنٹے کا نوٹس

قیام کا فیصلہ کر لیں

طہران ۲۳ جون۔ وزیر اعظم ایران ڈاکٹر محمد مصدق نے آبادان کے ایرانی نیشنل آئل بورڈ کو ہدایت کی ہے کہ وہ برطانوی فنی ماہروں سے کہیں کہ وہ ۳۲ گھنٹوں کے اندر اندر اپنے رہنے یا نہ رہنے کا فیصلہ کر لیں۔ اس کے علاوہ ان ۱۸ ملکوں کو جو ایران سے تیل لیتے تھے پیشکش کی جائے اور ایران سے تیل بردار جہاز اس وقت تک جانے نہ پائیں جب تک وہ تیل کی رسیدوں پر دستخط نہ کر دیں۔ ادھر سابق برطانوی کمپنی نے اعلان کیا ہے کہ اگر تیل بردار جہازوں کو رسیدوں پر دستخط کرنے پر مجبور کیا گیا تو وہ تیل اتار دیں گے۔

ہیگ ۲۳ جون۔ ہیگ کی بین الاقوامی عدالت انصاف نے اعلان کیا ہے کہ ایران کے خلاف برطانیہ کی شکایت کی سماعت ۳۰ جون سے شروع ہو گی۔

ہنگامی حالات میں خاص اختیارات

لاہور ۲۳ جون۔ آج وزیر اعلیٰ پنجاب کی صدارت میں پنجاب کے کمشنروں کی کانفرنس ہوئی۔ جس میں پاس ہوا کہ سیلاب قسم کے ایام میں افسروں کو ہنگامی صورت حال کے سے اختیارات تفویض کرنے کے لئے ایک قانون بنایا جائے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

”اب میرے دل میں جوش اور ولولہ ہے کہ مدح کروں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جو خدا کے انوار کا خلاصہ ہے۔ کریم ہے اور علم و عقل میں کامل تر ہے۔ مخلوق کا شافع اور فضل و ہدایت کا چشمہ ہے۔ اے مدعی دیکھ کوئی شخص تجھ کو احمد کا شریک ان صفات حسنہ میں نظر آتا ہے۔ بشیر ہے نذیر ہے۔ حکم دینے والا نہی کرنے والا ہے صاحب حکمت ہے اپنی روشن حکمت سے پیشوا بنا ہے۔“

(ترجمہ از کرامات الصادقین)

سندھ سے گیہوں باہر جانا ممنوع

کراچی ۲۳ جون۔ حکومت سندھ نے ایک خاص حکم کے ذریعہ صوبہ سندھ سے گیہوں باہر بھیجنا ممنوع قرار دے دیا ہے۔

جعلی راشن کارڈوں کی پڑتال شروع

لاہور ۲۳ جون۔ تقسیم شکر کے سلسلے میں ارکان اسمبلی اور سول شہری مسلم لیگ کے صدور اور سیکرٹریوں و دیگر اکابر کی جو کانفرنس ڈپٹی کمشنر لاہور کی صدارت میں منعقد ہوئی اس نے پاس کیا ہے کہ ڈپو ہولڈروں اور پبلک نے جعلی راشن کارڈ تیار کر رکھے ہیں ان کی باقاعدہ جانچ پڑتال کی جائے۔ اس سلسلے میں باقاعدہ طور پر چیکنگ شروع کی جائے۔ اور اگر ڈپو ہولڈر کسی راشن کارڈ والے کو کھانڈ دینے سے انکار کریں تو اس کی رپورٹ حکام اعلیٰ کو کی جائے۔ اگر کسی ڈپو ہولڈر کو یا کسی پبلک کے آدمی کو اس سلسلے میں کوئی شکایت ہو تو اسے چاہیے کہ فوراً ایس۔ ڈی۔ او یا ڈپٹی کمشنر کو رپورٹ کرے۔ شخص یا ادارہ مذکور کے خلاف فوراً کارروائی کی جائے گی

دعوت تجدید ملاقات

لاہور ۲۳ جون۔ ڈپٹی کمشنر لاہور کے ایک اعلان کے مطابق عید الفطر کے موقعہ پر تقریب و تجدید ملاقات انگلشاہی قلعہ شیش محل میں کی بجائے۔ ٹاؤن ہال باغ میں منائی جائے گی۔ کیونکہ اول الذکر عمارت زیر مرمت ہے۔ اس تقریب کی استقبالیہ کمیٹی کے صدر ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین۔ آنریری سیکرٹری ملک شوکت علی میئر لاہور کارپوریشن اور کنوینر سید ہادی علی شاہ کنوینر مقرر ہوئے ہیں۔ داخلہ کا ٹکٹ پانچ روپے ہے۔ جو ۲۹ جون سے [illegible] ڈپٹی کمشنر لاہور کے دفتر سے ملے گا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا

صدقۃ الفطر اور عید فنڈ کے متعلق ہندوستان کے احباب کے لئے اعلان

صدقہ عید الفطر کی ادائیگی ہر مسلمان مرد و زن بچے اور بوڑھے پر فرض قرار دی گئی ہے۔ حتیٰ کہ نوزائیدہ بچہ کی طرف سے اس صدقہ کا ادا کیا جانا لازمی ہے۔ چونکہ یہ فنڈ غرباء اور مساکین کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اسے رمضان المبارک کے ختم ہونے سے قبل جمع کر کے غرباء میں تقسیم کیا جائے۔ تاکہ ضرورت مند احباب عید کے موقع پر اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ مقامی غرباء اور مساکین کی امداد صدقۃ الفطر کی وصول شدہ رقم میں سے ۲/۳ حصہ تک کی جا سکتی ہے۔ بقیہ حصہ رقم کا مرکز میں بھجوایا جانا ضروری ہے۔ فطرانہ کی مقدار ہر فرد کے لئے ایک صاع یعنی پونے تین سیر غلہ مقرر ہے۔ غیر مستطیع احباب کو نصف شرح سے بھی ادائیگی کی اجازت ہے۔ قادیان میں امسال گندم کے نرخ کے لحاظ سے شرح صدقۃ الفطر ۱/۱۴/۶ پائی اور نصف شرح ۱/۷/۳ مقرر کی گئی ہے۔ مقامی جماعتیں اپنے اپنے علاقہ میں نرخ کی کمی بیشی کے مدنظر اس شرح میں کمی بیشی کر سکتی ہیں۔

"عید فنڈ"

صدقۃ الفطر کے ساتھ ایک خاص مد عید فنڈ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے قائم ہے۔ عیدین کے موقعہ پر ہر کمانے والے فرد سے کم از کم ایک روپیہ کی رقم اس فنڈ میں وصول کی جانی چاہیئے امید ہے کہ اس مد کی طرف بھی خصوصیت سے توجہ کی جائیگی۔ اور احباب عید کے موقع پر خزانہ بیت المال کے لئے حسب توفیق زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

جملہ عہدیداران مال کو چاہیئے کہ تحریک ہذا کے ملتے ہی وہ ان رقوم کی فراہمی شروع کر دیں۔ اور کوشش کریں کہ مرکز میں بھجوائی جانے والی رقوم عید سے قبل قادیان میں بھجوا دی جائیں۔ امید ہے کہ سیکرٹریانِ مال اس بارہ میں خاص طور پر توجہ فرما دیں گے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

درخواست ہائے دعاء

(۱) شیخ عبد الوہاب صاحب سیکرٹری وصایا کراچی کا پاکستان کمرشل فارن سروسز کے لئے ۱۴ جولائی کو انٹرویو ہو رہا ہے۔ (۲) سردار عبد الحمید صاحب۔ راجہ محمد یعقوب صاحب۔ مولوی محمد اجمل صاحب، اور محمد یوسف صاحب نے الیف۔ اے کا امتحان دیا ہوا ہے۔ (۳) حامد حسین خاں صاحب میرپٹھی عالی داد سندھ کئی روز سے بعارضہ ملیریا بیمار ہیں۔ (۴) شیخ محمد الدین صاحب ڈسکہ بعارضہ نمونیا بیمار ہیں۔ (۵) عطاء اللہ صاحب خانپور ریاست بہاولپور کی والدہ بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

نور

وہ نور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دنیا میں روشن ہوا۔ اور جس کو زمینی لوگ اپنے منہ کی پھونکوں کے ساتھ بجھانے کے درپے ہیں۔ کیا اس نور کی ضیا باری آپ کے ذریعہ سے ہو رہی ہے کیا وہ آبِ بقا جو چشمۂ محمدی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حق کے پیاسوں کے لئے مشکوں کی مشکیں بھر کر لائے تھے۔ اور جس کو آپ نے بھی پیا تھا۔ کیا آپ کے ماحول میں جو پیاسی روحیں ہیں۔ ان کے سیراب کرنے کے لئے آپ انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ولادت ۱۱ رمضان المبارک کو خدا تعالےٰ نے قاضی حبیب الدین صاحب سٹاف کالج کوئٹہ کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب بچہ کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خرید کر پڑھے

جناب ایکسپریس ربوہ میں ٹھہرتی ہے

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ یکم جون ۱۹۵۱ء سے جناب ایکسپریس ربوہ اسٹیشن پر ٹھہرتی ہے۔ جناب ایکسپریس پر سفر کرنے والے دوست ربوہ کا ٹکٹ مانگیں۔ اگر کوئی ملازم ٹکٹ دینے سے انکار کرے تو اس کی رپورٹ ریلوے افسران کے پاس کی جائے اور نظارت کو بھی اطلاع دی جائے۔ حتی الوسع احباب جناب ایکسپریس پر سفر کریں۔ ناظر امور عامہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کیلئے دعاء اور صدقہ

محترم چوہدری عبد اللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ اور عمر درازی کے لئے دعا کی تحریک فرمائی اور صدقہ کے لئے چندہ کی تحریک کی اور ۱۵/۶/۵۱ کو بعد از نماز جمعہ تین بکرے صدقہ دیئے گئے۔

خلیل الرحمٰن احمدی
سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی

گمشدہ رسیدبک

حلقہ میکلوڈ روڈ اور رتن باغ کے محصل میاں خدا بخش صاحب کی رسید بک نمبر ۱۰۸۱۴ گم ہو گئی ہے۔ مذکورہ رسید بک پر احباب جماعت احمدیہ کسی شخص کو چندہ ادا نہ کریں۔ اگر کسی صاحب کو وہ کتاب مل جائے تو (ملک عبد المالک) سیکرٹری مال حلقہ سول لائن کو پہنچا دیں۔

درخواست دعاء

میری والدہ ماجدہ میو ہسپتال میں بیمار ہیں۔ گذشتہ منگل کو ان کے دو اپریشن ہوئے ہیں۔ اب گو طبیعت نسبتاً اچھی ہے مگر ابھی حالت خطرے سے باہر نہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل

مجالس انصار اللہ کا چندہ

بعض مجالس انصار اللہ کی طرف سے باقاعدہ چندہ انصار اللہ مرکز میں نہیں پہنچ رہا۔ حالانکہ ہر ماہ کا چندہ ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا تاکید کی جاتی ہے کہ وہ بہت جلد فراہم شدہ چندہ انصار اللہ بمد امانت مرکزیہ مجلس انصار اللہ بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھیج کر داخل خزانہ کرا دیں اور آئندہ ماہ بماہ داخل کرانے کا انتظام کریں۔ اور جن انصار کی طرف چندہ انصار اللہ بقایا ہے وہ بھی جلد وصول کر کے بھجوایا جائے۔ مہتمم صاحب مال اور زعیم صاحب ہر ماہ کا چندہ مرکز میں بھجوانے کے ذمہ وار ہیں۔

قائد انصار اللہ مرکزیہ شعبہ مال

بقیہ لیڈر صفحہ ۳:-

اس بات کی حقانیت کو بھی پا لیں گے کہ مسلمانوں کو فرقہ بندی سے بالا ہو کر سیاسی اتحاد کی بنا پر اسلامی حکومت قائم کرنا چاہیئے۔ مختلف اسلامی فرقے خواہ اعتقاداً ایک دوسرے کو کافر و مرتد ہی کیوں نہ سمجھتے ہوں۔ یہ بات ان کے سیاسی اتحاد میں روک نہیں ہونا چاہیئے۔ اور کسی ایک فرقے کی فقہ کے مطابق قانون بنانے کی لاطائل کوشش ترک کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس وقت مسلمانوں میں اعتقادی بناء پر اتنے فرقے بن گئے ہیں۔ جو آپس میں ایک دوسرے پر کفر و ارتداد کا الزام لگاتے ہیں۔ کہ اگر کسی واحد فرقہ کی فقہ کو اساس دستور ملکی بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہر ایک فرقہ دوسرے کے خلاف اٹھ کھڑا ہوگا اور ملک میں انارکی پھیل جائے گی۔ اور نہ صرف پاکستان کی بلکہ تمام اسلامی دنیا کی بہبودی اسی میں ہے کہ اعتقادی اختلافات کو نظرانداز کر کے ایسی فضا پیدا ہو جائے۔ جس میں ہر اسلامی کہلانے والا فرقہ یکساں طور پر امن سے زندگی گذار سکے۔ اور اس کو یہ خطرہ نہ رہے۔ کہ اگر فلاں فرقہ برسر عروج آگیا۔ تو باقی فرقوں کو تہس نہس کر دے گا۔

افسوس ہے کہ ابھی تک مودودی صاحب اس ہدایت کو قبول کرنے کو تیار نہیں بلکہ بعض دیگر علماء سو بھی مصر ہیں کہ یہاں ان کے ڈھنگ کی اور ان کے اعتقادات کے مطابق اسلامی حکومت بنائی جائے۔ چنانچہ ان میں سے کچھ علماء نے جو اسلامی مملکت کے اصول بنائے ہیں۔ اس میں مسلمہ اور غیر مسلمہ اسلامی فرقوں کا امتیاز کر کے اس خطرناک رجحان کا ثبوت بہم پہنچا دیا ہے۔

کاش جس طرح "کوثر" نے مودودی صاحب کے نظریہ جبریہ کی غلطی کو محسوس کر لیا ہے۔ اسی طرح وہ ایک فقہ کو برسر عروج لانے کی نامرغوب سعی کی غلطی بھی محسوس کرے۔ اور جس طرح اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک کی صداقت واضح ہو گئی ہے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے قول کی حقانیت بھی واضح ہو جائے۔ اور وہ تسلیم کرے کہ جس اصول پر عمل کرنے سے پاکستان حاصل ہوا ہے۔ اسی اصول سے استحکام پاکستان اور تمام اسلامی دنیا کی بہبودی وابستہ ہے۔

اعلان

اگر کسی صاحب کے پاس مقدمہ بہاولپور اظہار الحق مراۃ الجہاد و اشاعت الاسلام مصنفہ حضرت مولوی بشیر علی صاحب (رض) ہوں۔ تو مجھے وی۔ پی کر کے بھیج دیں۔
خاکسار ڈاکٹر عبد الرحمٰن آف موگا شاہی بازار حیدرآباد (سندھ)

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور
۲۴ جون ۱۹۵۱ء

کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے

کوثر ۲۱ جون ۱۹۵۱ء کی اشاعت میں "فدائیان اسلام" کے زیر عنوان لکھتا ہے۔

"اسلام کے نام سے اس کی خلاف ورزی کرنے کی مثالیں بے شمار ہیں۔ مگر سب سے زیادہ افسوسناک مثال فدائیان اسلام کی ہے۔ جس کے لیڈر نواب صفوی کو حال ہی میں ایرانی پولیس نے گرفتار کیا ہے۔ اس کے پاس سے جو کاغذات برآمد ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جماعت دہشت پسندوں کی ایک جماعت ہے۔ یہ جماعت ایک طرف ان ایرانی وزراء اور حکام کو بھی قتل کر چکی ہے جن پر روس کی مخالفت کا شبہ تھا۔ اور ڈاکٹر مصدق بھی اس کے معتوبین کی فہرست میں ہیں۔ حالانکہ وہ تیل کو قومی بنانے کے حامی ہیں۔ حد یہ ہے کہ سید کاشانی جو ایک دینی راہنما ہے۔ یہ جماعت اس کو بھی قتل کرنے کا فیصلہ کر چکی تھی۔

اگر یہ اطلاعات صحیح ہیں تو یہ جماعت تو دہ پارٹی ہی کا ایک تشدد پسند بازو ہے جو ایران میں افراتفری پھیلا کر اور اس کے مدبرین کو قتل کرکے اشتراکی انقلاب رونما کرنا چاہتی ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس پارٹی نے جو کتابچے چھاپے ہیں۔ ان میں حسب ذیل نکات بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) زندگی کے ہر پہلو میں قرآن اور اسلام کے اصول کی پیروی۔

(۲) مغربی اثرات اور یورپی تہذیب کی روک تھام

(۳) خواتین کی اندھا دھند آزادی کی مخالفت

(۴) اسکولوں اور کالجوں سے یورپی اثرات کا خاتمہ

لیکن قتل و غارت کی جو پالیسی اس جماعت نے اسلام کے نام پر اختیار کر رکھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ہی نکتے کے متعلق اس کا ذہن صاف نہیں ہے۔

اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا کہ

اسلامی انقلاب رونما کرنے کے لئے خونریزی سے کام لیا جائے۔ اس کا موقعہ اگر آتا ہے تو اس وقت جبکہ دعوت کے تمام مراحل طے ہو چکیں۔ اور اہل حق اور اہل باطل منظم ہو کر آمنے سامنے ہو جائیں اور باطل حق کو بزور شمشیر ختم کرنے کا تہیہ کر لے۔ جیسا کہ جنگ بدر میں ہوا۔

(کوثر ۲۱ جون ۱۹۵۱ء)

ہم نے یہ سارا نوٹ اس لئے درج کر دیا ہے کہ یہ غلط فہمی نہ ہو سکے کہ ہم نے کتر بیونت کرکے اپنے مطلب کی عبارت نقل کر لی ہے۔ اس نوٹ کے آخری خط کشیدہ الفاظ "الفضل" کی فتح پر دال ہیں۔ "الفضل" نے مودودی صاحب کے "نظریہ جہاد" کے خلاف پے بہ پے مضامین لکھے ہیں۔

مودودی صاحب نے اپنا نظریہ جہاد فی سبیل اللہ اپنے رسالہ "جہاد فی سبیل اللہ" اور تصنیف "جہاد فی الاسلام" میں بیان فرمایا ہے۔ رسالہ جہاد فی سبیل اللہ سے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

"اس غرض کے لئے وہ تمام ان طاقتوں سے کام لینا چاہتا ہے۔ جو انقلاب برپا کرنے کے لئے کارگر ہو سکتی ہیں۔ اور ان سب طاقتوں کے استعمال کا ایک جامع نام "جہاد" رکھتا ہے۔ زبان و قلم کے زور سے لوگوں کے نقطہ نظر کو بدلنا اور ان کے اندر ذہنی انقلاب پیدا کرنا بھی جہاد ہے۔ تلوار کے زور سے پرانے ظالمانہ نظام زندگی کو بدل دینا اور نیا عادلانہ نظام مرتب کرنا بھی جہاد ہے۔ اور اس راہ میں مال صرف کرنا اور جسم سے دوڑ دھوپ کرنا بھی جہاد ہے۔"

(رسالہ جہاد فی سبیل اللہ ص۹)

"یہ مذہبی تبلیغ کرنے والے واعظین اور (Missionaries) مبشرین (Preachers) کی جماعت نہیں ہے بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے (لتکونوا شہداء علی الناس) اور اس کا کام یہ ہے کہ دنیا سے ظلم، فتنہ، فساد، طغیان اور ناجائز انتفاع کو بزور مٹا دے۔ ارباب من دون اللہ کی خداوندی کو ختم کرے اور بدی کی جگہ نیکی قائم کرے۔ قاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ ـــــ الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد کبیر ـــــ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ـــــ لہذا اس پارٹی کے لئے حکومت کے اقتدار پر قبضہ کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔"

(ایضاً صفحہ ۲۲)

"ان الفاظ میں قرآن نے صاف اور صریح فتویٰ دیدیا ہے کہ اپنے اعتقاد convictions میں کسی جماعت کے صادق ہونے کا واحد معیار یہی ہے کہ وہ جس مسلک پر اعتقاد رکھتی ہو۔ اس کو حکمران بنانے کے لئے جان و مال سے جہاد کرے اگر تم مسلک مخالف کی حکومت کو گوارا کرتے ہو تو یہ اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ تم اپنے اعتقاد میں جھوٹے ہو۔ اور اس کا فطری نتیجہ یہی ہے، اور یہی ہو سکتا ہے۔ کہ آخرکار اسلام کے مسلک پر تمہارا نام نہاد عقیدہ بھی باقی نہ رہے گا" (ایضاً ص۲۵)

"مسلم پارٹی کے لئے اصلاح عمومی اور تحفظ خودی دونوں کی خاطر یہ ناگزیر ہے کہ کسی ایک خطہ میں اسلامی نظام کی حکومت قائم کرنے پر اکتفا نہ کرے۔ بلکہ جہاں تک اس کی قوتیں ساتھ دیں۔ اس نظام کو تمام اطراف میں وسیع کرنے کی کوشش کرے۔ وہ ایک طرف اپنے افکار و نظریات کو دنیا میں پھیلائے گی۔ اور تمام ممالک کے باشندوں کو دعوت دیگی۔ کہ اس مسلک کو قبول کریں۔ جس میں ان کے لئے حقیقی فلاح مضمر ہے۔ دوسری طرف اگر اس میں طاقت ہو گی تو وہ لڑ کر غیر اسلامی حکومتوں کو مٹا دیگی اور ان کی جگہ اسلامی حکومت قائم کرے گی۔" (ایضاً ص۲۸)

"اسلامی جہاد بیک وقت جارحانہ بھی ہے اور مدافعانہ بھی۔ جارحانہ اس لئے کہ مسلم پارٹی مسلک پارٹی مسلک مخالف کی حکمرانی پر حملہ کرتی ہے۔ اور مدافعانہ اس لئے ہے کہ وہ خود اپنے مسلک پر عامل ہونے کے لئے حکومت کی طاقت حاصل کرنے پر مجبور ہے۔"

(ایضاً ص۳۰-۳۱)

"کوثر" مودودی صاحب کا سہ روزہ ترجمان ہے۔ اور اس کا محولہ بالا نوٹ مودودی صاحب کے نظریہ "جہاد فی سبیل اللہ" کی کھلی کھلی تردید۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید ہے۔ حضور اقدس نے آج سے ساٹھ ستر سال پہلے یہ بات پیش کی تھی کہ جہاد بالسیف کے کچھ شرائط ہیں۔ اس کے بغیر تلوار اٹھانا اسلام میں ممنوع ہے۔ آپ نے یہ بات کئی پہلوؤں سے واضح کی۔ مگر علمائے سوء نے آپ پر بہتان باندھا۔ کہ نعوذ باللہ آپ نے قرآنی جہاد کو منسوخ فرما دیا ہے۔ حالانکہ آپ نے مختلف پیراؤں میں بعینہ وہی بات پیش کی تھی۔ جس کو "کوثر" نے بھی دبی زبان میں نہیں۔ بلکہ کھلے کھلے لفظوں میں تسلیم کیا ہے۔ جس کو وہ ہرگز تسلیم نہ کرتا۔ اگر اس کو تجربہ مجبور نہ کر دیتا۔ آج حالات نے "کوثر" کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ مودودی صاحب کے رسالہ "جہاد فی سبیل اللہ" اور تصنیف "جہاد فی الاسلام" پر خط تنسیخ پھیر دے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ساٹھ ستر سال پہلے جو صداقت پیش کی تھی۔ اس کو لفظ بلفظ مان لے۔ حالات بری بلا ہوتے ہیں ـــــ

آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے
صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا

جب ہم الفضل میں یہی بات کہتے تھے جو اب "کوثر" نے مسلمات قرآنیہ میں سے تسلیم کی ہے۔ تو "کوثر" کے مدیر محترم بہت ناک بھوں چڑھایا کرتے تھے۔ اور احراریوں کی طرح گالیوں اور طعنوں کی بوچھاڑ کر دیا کرتے تھے لیکن خدا نے آپ کو آخر حق کی شہادت ادا کرنے پر مجبور کر ہی دیا ہے۔

اس سے ہمیں امید بندھتی ہے کہ وہ آخر سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ پر)

پتہ مطلوب ہے

مسمی رحمت اللہ صاحب ولد شاہ دین صاحب ساکن رائے پور ڈاکخانہ خان پور سیداں ضلع سیالکوٹ کا اگر کسی دوست کو علم ہو۔ تو دفتر وصیت ربوہ کو اطلاع دیں۔ اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو دفتر وصیت کو اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔

حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع آج بھی منعم علیہ گروہوں میں شمولیت کا شرف بخش سکتی ہے

مولانا ابوالکلام آزاد کی تحریرات کی روشنی میں منعم علیہ گروہوں کی تعیین اور ان میں شمولیت کی وضاحت

(۱)

مولانا ابوالکلام صاحب آزاد اپنے اس سلسلہ مضامین میں جسے "امر بالمعروف" کے نام سے ہلال بک ایجنسی لاہور نے کتابی شکل میں شائع کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے جہاں امت مسلمہ کے گمراہ ہونے کی خبر دی ہے۔ وہاں اس امر کی بشارت بھی موجود ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہر زمانے میں دین حنیف کی خود حفاظت فرمائے گا۔ اور اس کو کبھی اس حال میں نہ چھوڑے گا۔ کہ گمراہی پھیل جانے کے باوجود مسلمانوں کو خبردار کرنے والے اور جادۂ مستقیم پر گامزن ہونے کی تلقین کرنے والے لوگ پیدا نہ ہوں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے ہم کو خبر دی گئی ہے۔ کہ اس دین الٰہی کے احیاء و تجدید کے لئے ہمیشہ خدا تعالےٰ مصلحین امت اور مجددین ملت کو بھیجتا رہے گا۔ اور وہ ہر صدی میں ظاہر ہو کر بدعات و محدثات کا استیصال کریں گے۔ ان کا اس منصب عالی پر فائز ہونا اتباع رسول کے نتیجے میں ہی ہوگا۔ اس ضمن میں آپ آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا (۴: ۶۹) کے تحت تحریر فرماتے ہیں۔

"جو لوگ تمام شیطانی قوتوں سے باغی ہو کر صرف اللہ اور اس کے رسول کے مطیع و منقاد ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو اپنی ان محب و محبوب جماعتوں میں شامل کر دیتا ہے جن کو اس نے اپنی نعمتوں اور برکتوں کے لئے چن لیا ہے۔ اور پھر وہ لوگ صالحین امت کے مرتبۂ علےٰ تک پہنچ کر بادہ نوشانِ جام شہادت کے مقام پر فائز المرام ہوتے ہیں۔ اور وہاں سے ترقی کر کے مرتبۂ صدیقیت تک مرتفع ہوتے ہیں۔ اور پھر اس کے بعد براہِ راست آفتاب نبوت سے بہرہ اندوزِ انوار و تجلیات ہوتے ہیں۔"

(امر بالمعروف صفحہ ۱۱۷)

ایک اور جگہ آپ ان چہارگانہ مراتب ارتقائے انسانی کے حصول پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو فیضان نبوت سے مستفید ہونے کے لئے کھول دیتا ہے۔ اور جس طرح آفتاب کی روشنی تمام ستاروں کے اجسام کو منور کر دیتی ہے۔ بالکل اسی طرح ان کے قلوب آفتاب نبوت کی ضیا بخشی سے انوار اندوز ہو کر چمک اٹھتے ہیں۔ اس ارتقائے انسانیت کے وہ چار مراتب ہیں جن کو قرآن کریم نے بالترتیب اس آیت میں گنایا ہے۔ اور ان کو خدا تعالیٰ کی تمام نعمتوں اور برکتوں کا مورد و مہبط قرار دیا ہے۔" (امر بالمعروف صفحہ ۱۰۱)

مذکورہ بالا ہر دو عبارتوں سے ظاہر ہے۔ کہ (۱) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی نبوت کا فیضان تا قیامت جاری رہنے والا ہے۔ اور آپ کی اطاعتِ کاملہ کے نتیجے میں امتِ محمدیہ کے افراد خدا تعالیٰ کی ان محب اور محبوب جماعتوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔ جنہیں علی قدر مراتب ارتقائے انسانیت کے یہ چار مدارج حاصل ہیں (ا) صالحیت (ب) شہادت (ج) صدیقیت (د) نبوت۔

(۲) افراد امت کے ان مراتب پر فائز ہونے کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے ستاروں کے اجسام آفتاب کی روشنی سے اکتسابِ فیض کے بعد خود روشن ہو کر دنیا کو روشنی پہنچانے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ جہاں خدا تعالےٰ کی قدرتِ کاملہ نے آفتاب کو فی نفسہٖ روشن اور منور بنایا ہے۔ وہاں اسکی روشنی اور نور کو اس درجہ لطف عمیم سے نوازا ہے۔ کہ وہ انتہائی دوری کے باعث ان اجسام کو جو اکتساب نور کی صلاحیت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اپنی ہی طرح درخشندہ و روشن بنا سکتا ہے۔

(۳) یہ منتخب نفوس قدسیہ ان مناصب جلیلہ پر اس لئے فائز کئے جائیں گے۔ تا کہ کوئی ضلالت بھی اصل سرچشمۂ تعلیم کو مکدر نہ کر سکے اور ہر زمانہ میں اسلام کا احیاء ہوتا رہے۔

اب رہا یہ سوال کہ آیا بعض افراد امت کو یہ مدارج نصیب ہوئے یا نہیں۔ تو خود مولانا ابوالکلام آزاد گذشتہ مجددین کے باطنی کمالات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے متعلق لکھتے ہیں۔

"علی الخصوص شاہ ولی اللہ رح کا وجود قدسی فی الحقیقت اپنے اندر الہام ربانی و فیضان الٰہی اور فطرتِ کاملہ و اقتباسِ انوارِ نبوت کی ایک مستثنیٰ مثال رکھتا تھا۔" (امر بالمعروف صفحہ ۱۰۱)

ظاہر ہے کہ مولانا آزاد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح کے الہام الٰہی سے مشرف ہونے اور ان کے وجود میں ایک حد تک انوارِ نبوت محمدیہ کے منعکس ہونے کو تسلیم کرتے ہیں۔

(۲)

فیضانِ نبوت محمدیہ کے قیامت تک جاری رہنے کے متعلق یہی وہ صحیح اسلامی مسلک ہے۔ جسے آج سے نصف صدی قبل اس زمانہ کے مجدد اور امام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے از سر نو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس وقت کے علماء انبیاء ماسبق کے ساتھ ساتھ نعوذ باللہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی نبوت کو بھی ختم مانتے تھے۔ اور علی الاعلان کہتے تھے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی نبوت کا فیض بھی اسی طرح بند ہو گیا۔ جس طرح آنحضرت صلعم کے تشریف لے آنے اور آپ کے خاتم النبیین قرار پانے کے بعد تمام دوسرے انبیاء کی نبوتوں کا فیض ہمیشہ ہمیش کے لئے بند قرار دے دیا گیا ہے۔ جس طرح گذشتہ انبیاء کی پیروی سے ہم کوئی روحانی مرتبہ حاصل نہیں کر سکتے۔ اسی طرح اب ہم کو آنحضرت صلعم کی پیروی سے بھی کوئی مرتبہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ نہ ہم صالح بن سکتے ہیں نہ شہید۔ نہ صدیق اور نہ نبی۔ البتہ ان منعم علیہ جماعتوں کی معیت کا موقعہ ہمیں مل سکتا ہے۔" اس کے بالمقابل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آپ کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے کامل پیروی خاتم النبیین صلعم کے طفیل وہ تمام مدارج آپ کو عطا فرمائے ہیں۔ جو اس آیت میں بیان ہوئے ہیں اگر مولانا ابوالکلام آزاد کے مذکورہ بالا الفاظ کو ملحوظ رکھا جائے تو آپ کے دعویٰ ماموریت کا خلاصہ یہی نکلتا ہے کہ آپ اتباع نبوی کی بدولت پہلے صالحیت کے مرتبہ تک پہنچ کر بادہ نوشانِ جام شہادت کے مقام پر فائز المرام ہوئے۔ پھر مرتبۂ صدیقیت تک مرتفع ہونے کے بعد اس مقام رفیع پر جا پہنچے کہ جہاں آپ براہِ راست آفتاب نبوت سے اس درجہ بہرہ اندوزِ انوار و تجلیات ہوئے کہ آپ کا وجود ماہتاب کی مانند ہو گیا۔ جو آفتاب کے نور سے فیضیاب ہونے کے بعد دنیا کے اندھیروں کو اجالوں میں بدل دیتا ہے۔ آپ نے یہ مرتبہ آیت من یطع اللہ والرسول .... الیٰ آخرہا کے تحت آنحضرت صلعم کی کامل پیروی کے ذریعہ ہی حاصل کیا۔ آپ براہِ راست ملنے والی نبوت کے دروازے کو خواہ وہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی قیامت تک بند مانتے ہیں۔ اور آپ کے نزدیک ایسا دعویٰ جو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے بے نیاز ہو کر کیا جائے کفر ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں۔ اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔ یہ الزام صحیح نہیں بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے۔ اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ میں یہی لکھتا آیا ہوں۔ کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعویٰ نہیں۔ اور یہ سراسر میرے اوپر تہمت ہے۔"

(صحیفہ مبارک حضرت اقدس بنام ایڈیٹر صاحب اخبار عام مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

البتہ مذکورہ بالا آیت قرآنی کے تحت اتباع رسول کے نتیجے میں ملنے والا ہر مرتبہ جو صالحیت سے شروع ہو کر ظلی نبوت پر ختم ہوتا ہے۔ حضرت خاتم الانبیاء کی ختم نبوت کے منافی نہیں۔ بلکہ تمام انبیاء ماسبق کی نبوتوں کے مقابلے میں صرف اور صرف آپ کے ہی فیضانِ نبوت کے جاری رہنے کی دلیل ہوتے ہوئے آپکی ہی نبوت کا ایک حصہ ہے ان مدارج سے امت کو محروم گردا ننا قرآن کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔ جس سے آنحضرت صلعم کی نبوتِ کاملہ پر نعوذ باللہ حرف آتا ہے۔ آپنے مذکورہ بالا چار مدارج سے زیادہ اور کسی درجے کا دعویٰ نہیں کیا۔ آپ کا دعویٰ قرآن کے بیان کردہ الٰہی مدارج کے اندر محصور ہے۔ آپکو جو درجہ بھی حاصل ہوا۔ وہ حضرت خاتم الانبیاء صلعم کی کامل اتباع کے ساتھ مشروط تھا۔ اور جس کا مقصد آپکے ہی لائے ہوئے دین کو از سر نو زندہ کرنا اور اسے تمام ادیان پر غالب کر دکھانا تھا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

(۱) "خداوند کریم نے اسی رسول مقبول صلعم کی متابعت اور محبت کی برکت سے اور اپنے پاک کلام کی پیروی کی تاثیر سے اس خاکسار کو اپنے مخاطبات سے خاص کیا ہے۔ اور علوم لدنیہ سے سرفراز فرمایا ہے۔ اور بہت سے اسرارِ مخفیہ سے اطلاع بخشی ہے۔ اور بہت سے حقائق و معارف سے اس ناچیز کے سینے کو پر کر دیا ہے۔ اور بارہا بتلا دیا ہے۔ کہ یہ سب عطیات اور عنایات اور یہ سب تفضلات اور احسانات اور یہ سب تلطفات اور توجہات اور یہ سب انعامات اور تائیدات اور یہ سب مکالمات اور مخاطبات بیمن متابعت و محبت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۳ مطبوعہ ۱۸۸۴ء)

(۲) "اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے نہ ہوتا اور آپکی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

(۳) "نبوت گو بغیر شریعت ہو۔ اسی طرح پر تو منقطع ہے۔ کہ کوئی شخص براہِ راست مقام نبوت حاصل کر سکے۔ لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں۔ کہ وہ نبوت چراغِ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو۔ یعنی ایسا صاحب کمال ایک جہت سے امتی ہو۔ اور دوسری جہت سے بوجہ اکتساب انوار محمدیہ نبوت کے کمالات بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔"

(ریویو صفحہ ۷)

(۴) "خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں۔ اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آتا ہے۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں۔ جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

(۵) "۔ ۔ ۔ مگر خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے۔ جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے۔ اور اس کے رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو درحقیقت خاتم الانبیاءؐ سمجھتا ہے۔ اور اس کے فیض کا اپنے تئیں محتاج جانتا ہے۔ پس ایسا شخص خدا کی جناب میں پیارا ہو جاتا ہے اور خدا کا پیار یہ ہے کہ اس کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کرتا ہے اور اس کی حمایت میں اپنے نشان ظاہر کرتا ہے۔ اور جب اس کی پیروی کمال کو پہنچتی ہے۔ تو ایک ظلی نبوت اس کو عطا فرماتا ہے۔ جو نبوت محمدیہ کا ظل ہے۔ یہ اسلئے کہ تا اسلام ایسے لوگوں کے وجود سے تازہ رہے اور تا اسلام ہمیشہ مخالفوں پر غالب رہے"

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۴ و ۳۲۵ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

ان اقتباسات سے صاف ظاہر ہے کہ الفاظ کی تبدیلی کے سوا مفہوم کے لحاظ سے مولانا ابوالکلام کی مذکورہ بالا تحریرات اور بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے مولانا ابوالکلام آزاد نے بھی یہی لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی بدولت جو روحانی درجات حاصل ہوتے ہیں۔ ان میں ایک وہ آخری مقام بھی شامل ہے۔ جہاں ایک نفس قدسیہ براہِ راست آفتاب نبوت سے بہرہ اندازِ انوار و تجلیات ہوتا ہے حضرت بانی سلسلہؑ بھی یہی فرماتے ہیں کہ اتباع نبوی کا کمال یہ ہے کہ منتخب افراد امت میں بوجہ اتباع محمدیہ نبوت کے کمالات پیدا ہو سکتے ہیں مولانا ابوالکلام آزاد کہتے ہیں۔ کسی فردِ امت کا انعام الٰہی کے آخری درجہ پر فائز ہو کر النبیین میں شامل ہونا ایسا ہی ہے۔ جیسے آفتاب کی روشنی ستاروں کے اجسام کو منور کر دیتی ہے گویا ایسے نفوس قدسیہ کے قلوب آفتاب نبوت کی ضیاء بخشی سے انوار اندوز ہو کر چمک اٹھتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے۔ اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں"۔ اسی لئے اپنے دعوے کے متعلق مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ سب انعامات اور تائیدات اور یہ سب مکالمات اور مخاطبات بہ یمن متابعت و محبت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر مولانا ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے کہ افراد امت کے لئے ان انعامات کا حصول اسلئے کھلا رکھا گیا ہے کہ تا جب امت پر گمراہی کا دور آئے تو ان کو راہِ حق دکھانیوالے پیدا ہوتے رہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے اس دین کو جو قیامت تک قائم رہنے والا ہے ہر زمانے میں تقویت پہنچتی رہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی یہی فرماتے ہیں کہ ان انعامات کا حصول اسی لئے ہے کہ تا اسلام ایسے لوگوں کے وجود سے تازہ رہے اور تا اسلام ہمیشہ مخالفوں پر غالب رہے۔ الغرض مولانا ابوالکلام آزاد نے خواہ غیر ارادی طور پر سہی حرف بحرف اس صحیح اسلامی مسلک اور عقیدے کی تائید کی ہے۔ جس کا اس زمانہ کے مجدد حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے نصف صدی قبل از سر نو اعلان کر کے۔ اپنے وجود مبارک کو صداقت اسلام کی ایک زندہ دلیل کے طور پر پیش کیا تھا۔

یہ بھی واضح رہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد نے اتباع نبویؐ کے نتیجے میں نبی، صدیق، شہید اور صالح بننے کا عقیدہ پیش کر کے صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی تائید نہیں کی ہے بلکہ اس سے ان تمام ائمہ کرام اور سلف صالحین کے زرین اقوال کی بھی تائید ہوتی ہے۔ جو قرآن و حدیث کی روشنی میں اس عقیدے پر سختی سے قائم تھے۔ چنانچہ حضرت امام راغب زیر بحث آیت (ومن یطع اللہ والرسول . . . الی اخرہا) کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ممن انعم علیھم من الفرق الاربع فی المنزلۃ والثواب النبی بالنبی والصدیق بالصدیق والشھید بالشھید والصالح بالصالح

(تفسیر بحر المحیط جلد ۳ صفحہ ۲۸۷ مطبوعہ مصر)

یعنی اللہ تعالےٰ شامل کرے گا۔ ان چار گروہوں میں جن پر اللہ نے انعام کیا نبی کو نبی کے ساتھ صدیق کو صدیق کے ساتھ شہید کو شہید کے ساتھ۔ اور صالح کو صالح کے ساتھ۔

بحر المحیط کے اس حوالہ سے یہ سارا معاملہ حل ہو جاتا ہے۔ غیر احمدی علماء قرآن و حدیث کے بالمقابل اپنے مروجہ عقیدے کی حمایت میں یہانتک کہدیتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں اب نہ کوئی صالح ہو سکتا ہے نہ شہید نہ صدیق اور نہ نبی۔ اگر کچھ مرتبہ مل سکتا ہے۔ تو صرف اتنا کہ صالحین شہداء صدیقوں اور نبیوں کی معیت نصیب ہو جائے۔ پھر یہ معیت برائے نام ہوگی۔ اسکی وجہ سے معیت کا شرف حاصل کرنیوالا ان جیسا نہ بن سکے گا۔ حضرت امام راغب فرماتے ہیں کہ اتباع نبوی میں کمال حاصل کرنیوالے انعام یافتہ جماعتوں میں اس طرح شامل ہونگے کہ صالح صالح کے ساتھ شامل ہو جائے گا شہید شہداء کی جماعت میں جائے گا۔ صدیق کو صدیقوں کے گروہ میں شمولیت کا شرف نصیب ہوگا اور اسی طرح نبوت کا درجہ پانے والا زمرۂ انبیاء میں شامل سمجھا جائے گا۔ یہاں برائے نام معیت کا سوال نہیں ہے۔ ہر فرد امت بھی منعم علیہ گروہ میں شامل ہوگا۔ اسکو یقینی طور پر وہ درجہ پہلے حاصل ہو جائے گا۔ اور اسی وجہ سے اس کی شمولیت اور معیت متحقق ہوگی۔ اسی طرح شیخ محی الدین ابن عربیؒ۔ علامہ السید شریف محمد بن رسول الحسینی البرزنجی ثم المدنی، حضرت امام محمد طاہر، علامہ محمد قاسم صاحب نانوتوی اور ملا علی قاری صاحب وغیرہ بزرگ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے مقام نبوت کے حصول کو ختم نبوت کے منافی نہیں سمجھتے۔ بلکہ اس سے یہی مراد لیتے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا۔ جو آپ کی امت سے نہ ہو اور آپ کی ملت اور شریعت کو منسوخ کرے۔ غیر یہ بزرگ تو عقیدے کی رو سے وہی کچھ مانتے تھے جس کا انہوں نے اپنی کتب میں وضاحت سے ذکر کیا۔ اسجگہ ہم آجکل کے ان غیر احمدی علماء کا ایک اور حوالہ نقل کرتے ہیں۔ جو عقیدۃً امت محمدیہ کو ان مدارج سے محروم گردانتے ہیں۔ اب چونکہ ان کے عقیدے کی بنیاد قرآن و حدیث کی بجائے رواج پر ہے۔ اسلئے کبھی کبھی غیر ارادی طور پر ان کے قلم سے بھی سچ بات نکل جاتی ہے۔ پیکو آرٹ پریس لاہور نے جو پانچواں پارہ معہ ترجمہ اور حواشی کے شائع کیا ہے۔ اور جس کی تصدیق مولوی کفایت اللہ صاحب دیوبندی، مولوی نجم الدین صاحب، داؤد علی صاحب لاہوری مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اہل حدیث گوجرانوالہ اور دیگر غیر احمدی علماء نے کی ہے۔ اس کے صفحہ ۱۷۱ پر اس رکوع کی تشریح میں لکھا ہے:۔

"اے اہل جہاں اگر تم چاہتے ہو کہ نبیوں کے مرتبے پاؤ۔ خدا کے دوستوں کا ساتھ حاصل کرو۔ نیکو کاروں اور ان کی راہ میں کٹ مرنے والوں کی صف میں جگہ پاؤ تو اس کے لئے نہیں خدا کے حکموں پر چلنا اور رسولؐ کی پیروی کرنا ہوگی ورنہ یہ عزت کے مقام اور کسی طرح حاصل نہ ہونگے۔"

اب اگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض نبوت کو قیامت تک جاری سمجھنا اور آپ کی اتباع کے نتیجے میں صالحیت شہادت صدیقیت اور نبوت کا مرتبہ میسر آنا نعوذ باللہ کفر کے مترادف ہے۔ تو پھر اس کفر میں ائمہ سلف ہی شامل نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کے ساتھ ساتھ اس زمانے کے وہ غیر احمدی علماء بھی شامل ہیں۔ جو خود غیر ارادی طور پر انہی خیالات کی تائید کر چکے ہیں۔

مذکورہ بالا حوالوں کی موجودگی میں ان کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ دوسروں کو تو کافر قرار دیں۔ اور انہی خیالات کی تائید کرنے کے بعد اپنا دامن بچا کر نکل جائیں۔ اب یہ ان کی مرضی ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو بھی اپنے منہ سے کافر کہنے پر مصر رہتے ہیں۔ یا اپنے خلاف اسلام عقائد جن سے نبوت محمدیہ پر حرف آتا ہے کی تردید کر کے خدا تعالےٰ کے حضور سرخرو ہوتے ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

(مسعود احمد)

درخواست ہائے دعا

عبدالرحمٰن صاحب بٹ تپ دق میں مبتلا ہیں اور سامی سنی ٹوریم میں داخل ہیں۔

ایم آر صاحب جہلم یک سال سے بیمار ہیں

حامد حسین خانصاحب دادو سندھ چند روز سے بعارضہ ملیریا بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔

دعائے نعم البدل

۱۔ بابو عبدالجلیل خانصاحب ہیڈ کلرک P.W.D کی صاحبزادی بعمر ۸ ماہ مورخہ ۸ احسان ۱۳۳۰ھش کو فوت ہو گئی۔

۲۔ عبدالحی خانصاحب پنشنر کالو گرڈھی ہڑپہ ضلع منٹگمری کی پوتی امۃ الوحید بعمر سوا دو سالی میعادی بخار سے ۱۲ یوم بیمار رہ کر اپنے مولاے حقیقی سے جا ملی احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ان کے والدین کو نعم البدل عطا فرمائے۔ اور ان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

ولادت

مورخہ ۲۰ جون کو خدا تعالےٰ نے ڈاکٹر صوفی دین محمد صاحب فزیشن سرجن کو دوسرا فرزند عطا کیا ہے۔ احباب کرام نومولود اور زچہ کی صحت و عافیت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

ختم نبوت کا کون محافظ ہے؟

(از مکرم مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل مبلغ اسلام مقیم سنگاپور)

(۲)

علماء سلف "خاتم النبیین" اور "لانبی بعدی" کا جو مطلب سمجھے وہ بالاختصار بیان کیا جا چکا ہے مگر آج کل کے علماء معتزلہ اور جہمیہ والا من گھڑت مطلب تسلیم کر کے اس پر بری طرح اڑے ہوئے ہیں۔ صد کا ستیاناس ہو۔ یہ لوگ اس امر کو قابل فخر سمجھ رہے ہیں۔ کہ اب قطعاً کوئی نبی نہ آئے گا۔ اور باب نبوت تا قیامت مسدود رہے گا۔ مگر علمائے سلف اس امر کو امت محمدیہ کی فضیلت اور خصوصیت قرار دیتے تھے کہ اس میں صرف تابع نبی ہی آئیں گے۔ چنانچہ حج الکرامہ صفحہ ۴۲۲ پر لکھا ہے۔

"قسطلانی در مواہب لدنیہ و زرقانی در شرح وے در بیان خصائص امت رسول خدا صلعم نوشتہ اند کہ ہر کسے کہ در آید در زمان ایں امت از انبیاء علیہم السلام بعد رسول خدا صلعم مثل عیسیٰ پس وے حکم نخواہد کرد در عالم مگر بآنچہ مشروع کردہ است آں را محمد صلعم دریں امت۔ زیرا کہ عیسیٰ در وقت نزول خود بالاتفاق منجملہ ایں امت باشد۔ باوجود بقائے او بر نبوت خویش"

کہ امام قسطلانی اپنی کتاب مواہب لدنیہ میں اور زرقانی نے اس کی شرح میں امت محمدیہ کے خصائص میں یہ بات بھی لکھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں انبیاء میں سے جو نبی بھی آئے گا مثلاً عیسیٰ علیہ السلام وہ صرف اس شریعت کے مطابق فیصلہ کرے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کی۔ کیونکہ عیسیٰ نزول کے وقت بالاتفاق اس امت کے ایک فرد ہوں گے۔ اور پھر بدستور نبی بھی ہوں گے"۔

نبوت کے متعلق اختلاف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے متعلق آج سے پہلے بھی اختلاف ہوا ہے۔ مگر اس اختلاف کی وجہ سے حقیقت بے نقاب ہو چکی ہے۔ مگر اس کو جلا حضرت مسیح موعود نے دی ہے۔

(۱) مسلمان کہلانے والے لوگوں میں سے بعض اس بات کے بھی قائل ہوئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تشریعی نبی بھی آ سکتا ہے۔ چنانچہ منصوریہ قوم کے لوگ کہتے ہیں۔

"و رسل اللہ لا تنقطع" (غنیۃ الطالبین مترجم اردو صفحہ ۲۰۲ تصنیف حضرت سید عبد القادر جیلانی) کہ ہر قسم کے رسول آ سکتے ہیں۔ بہائی لوگ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ بلکہ اس بات کا دعوے کرتے ہیں۔ کہ ہمارے ذریعہ کئی لوگ اسلام لائے۔ (جواہر الاسرار یا نیچرتاد یا نئی چوتھا ایڈیشن صفحہ ۳۳) مگر ساتھ ہی وہ اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ شریعت اسلام منسوخ ہو چکی۔ اب ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس "نئے دین" اور "نئی شریعت" پر ایمان لائیں جو باب اور بہا پر نازل ہوئی ہے۔

(بہاء اللہ و عصر جدید صفحہ ۳ و صفحہ ۴۳ وغیرہ)

اسی طرح خرمیہ جماعت کے متعلق لکھا ہے۔ "القائلین بتواتر الرسل" (الشفاء قاضی عیاض جلد ۲ صفحہ ۲۲۶) کہ وہ ہر قسم کے رسولوں کی بعثت کے قائل تھے۔

(۲) اس ذیل کے بالکل خلاف بعض معتزلہ اور جہمیہ اور ان کے دوسرے ہمنوا اس ایمان اور یقین پر قائم تھے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہرگز ہرگز کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ پرانا ہو یا نیا۔ شرعی ہو یا غیر شرعی (تابع) کسی کے لئے امت مسلمہ میں گنجائش باقی نہیں۔ حتیٰ کہ نبی اللہ عیسیٰ بھی نہیں آ سکتے۔ اور تمام احادیث جو نزول مسیح سے تعلق رکھتی ہیں وہ مردود ہیں۔ احادیث نزول المسیح کے متعلق بحث کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"و انکر ذالک بعض المعتزلۃ و الجھمیۃ و من وافقھم و زعموا ان ھذہ الاحادیث مردودۃ بقولہ خاتم النبیین و بقولہ لانبی بعدی و باجماع المسلمین انہ لانبی بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم و ان شریعتہ مؤیدۃ الی یوم القیامۃ لا تنسخ" (حاشیہ ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۳۰۹)

ترجمہ:۔ بعض معتزلہ اور جہمیہ اور وہ لوگ جو ان سے متفق ہیں۔ نزول مسیح کے منکر ہیں سو کہتے ہیں کہ چونکہ (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ (۲) حدیث میں لانبی بعدی آتا ہے۔ اور (۳) مسلمانوں کا اجماع بھی ہو چکا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور آپ کی شریعت ہی قائم رہے گی۔ اس لئے یہ احادیث (جو مسیح کے نزول کا ذکر کرتی ہیں) مردود ہیں"۔

اس عقیدہ کو پھر دوبارہ دیکھ لیں۔ اور پھر آج کل کے عام متعصب مسلمانوں کے عقیدہ سے اس کا مقابلہ کریں تو کوئی فرق نظر نہ آئے گا سوائے شاید یہ عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کو مانتے ہوں۔ اور اس طرح بالکل دو متضاد خیالات کے قائل ہوں۔

(۳) تیسرا گروہ اہل سنت کا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بھی یقین کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد لانبی بعدی پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی وہ ان احادیث کو بھی صحیح سمجھتے ہیں۔ جو نبی اللہ عیسیٰ کی آمد کی خبر دیتی ہیں بظاہر یہ خیالات ایک دوسرے کے ضد ہیں۔ مگر اہل سنت والجماعت معتزلہ اور جہمیہ کے خیال کی تردید یوں کرتے ہیں۔

"ھذا الاستدلال فاسد لانہ لیس المراد بنزول عیسیٰ انہ ینزل نبیا بشرع ینسخ شرعنا" (حاشیہ ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۳۰۹)

ترجمہ:۔ معتزلہ اور جہمیہ کا یہ استدلال غلط ہے۔ کیونکہ نزول عیسیٰ سے مراد یہ نہیں۔ کہ وہ ایسے نبی ہوں گے جو ہماری شریعت کو منسوخ کریں گے۔ پھر لکھا ہے۔

"قال العلماء و اذا انزل عیسیٰ فی آخر الزمان یکون مقررا لشریعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم و مجددا لہا لانہ لا نبی بعد رسول اللہ یحکم بشریعۃ غیر شریعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لانہا آخر الشرائع و نبیہا خاتم النبیین" (مختصر التذکرۃ القرطبیہ صفحہ ۱۵۱)

یعنی علماء اہل السنۃ والجماعۃ اس بات کے قائل ہیں کہ جب عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں تشریف لائیں گے۔ تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو مضبوط کریں گے۔ اور اس کے مجدد ہوں گے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو آپ کی شریعت کے علاوہ کسی دوسری شریعت کے ذریعہ فیصلہ دے۔ کیونکہ یہ آخری شریعت ہے۔ اور اس کا نبی خاتم النبیین ہے"۔

جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے اہل السنۃ والجماعت کے گروہ میں شامل ہے۔ سو پہلے گروہ کی طرح ہرگز ہرگز یہ نہیں مانتے کہ کوئی شرعی نبی آ سکتا ہے۔ اور نہ ہی وہ معتزلہ اور جہمیہ کی طرح اس بات کے قائل ہیں۔ کہ باب نبوۃ قطعاً مسدود ہے۔ اور قطعاً کوئی نبی نہ آئیگا بلکہ جماعت احمدیہ اہل السنۃ والجماعۃ کی طرح اس بات پر ایمان رکھتی ہے۔ کہ تابع اور غیر شرعی نبی جسے یہ مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے حاصل ہوا ہو۔ آ سکتا ہے۔

اب میں اپنے منصف مزاج بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ خدارا غور کریں۔ کہ کون "ختم نبوت" کا محافظ ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ (۱) خاتم النبیین کے معنی ہیں۔ تمام انبیاء کے سردار اور سب سے بلند

(۲) خاتم النبیین کے معنی ہیں۔ تمام فیوض روحانی کا منبع اور مصدر (۳) خاتم النبیین کے معنی ہیں کہ اب آپ کی اطاعت کے بغیر کسی کو مرتبہ نبوت حاصل نہیں ہو سکتا اور (۴) خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں۔ کہ آپ کے بعد کوئی مستقل یا شرعی نبی نہ آئیگا۔

مگر ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ (۱) خاتم النبیین کے معنی ہیں صرف زمانہ کے لحاظ سے آخری

(۲) خاتم النبیین کے معنی ہیں۔ کہ آپ کے بعد خدا کا کلام (وحی) ختم ہو گیا۔ وہ اسلام کے موافق ہی ہو (۳) خاتم النبیین کے معنی ہیں۔ کہ آپ نے فیض نبوت اور نعمت عظمیٰ کے دروازے بند کر دیئے۔ اور آپ کی امت میں سے کسی کو درجہ علیا (نبوت) حاصل ہونا ممکن ہے۔

(۴) ہاں آپ کے بعد امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے ایک مستقل نبی (عیسیٰ) جو امت موسویہ کا ایک جزو ہے۔ دوبارہ آئے گا۔

اب آپ ہی بتایئے۔ کہ خاتم النبیین اور خیر الامم (امت محمدیہ) کی کون تذلیل کر رہا ہے "ختم نبوت" کی دھجیاں کون فضاء آسمانی میں اڑا رہا ہے۔ اور کون اس کی حفاظت کر رہا ہے۔ اور آپ ہی بتایئے۔ کہ کون معتزلہ اور جہمیہ کے غلط عقیدہ پر اڑا ہوا ہے۔ اور کون اہل سنت والجماعت کے صحیح مسلک پر قائم ہے؟

اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کی آنکھیں کھولے اور انہیں ہدایت دے آمین۔

(خاکسار محمد صادق احمدی مبلغ سنگاپور)

دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے احباب سے درخواست!

میٹرک پاس طلبہ کیلئے ابھی جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا موقعہ ہے!!

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار میٹرک ہے۔ میٹرک پاس طلبہ جامعہ احمدیہ سے چار سال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کر سکتے ہیں۔ اس طرح سے بچے عربی زبان اور دینیات جاننے کے باعث خدمات اسلام بجا لا سکتے ہیں۔ باقاعدہ مبلغین سلسلہ بننے کی بھی یہی راہ ہے۔ بورڈنگ وغیرہ کے جملہ اخراجات ۲۵ روپے ماہوار ہیں۔ احباب سلسلہ کا فرض ہے۔ کہ اپنے میٹرک پاس بچوں کو جامعہ احمدیہ میں داخل فرمائیں۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ اب بھی ہو سکتا ہے۔ موسمی تعطیلات کے بعد جامعہ احمدیہ یکم ستمبر کو کھلے گا۔

(ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ)

تقرر امراء جماعت ہائے احمدیہ

ضلع بہاولپور۔ امیر ضلع۔ شیخ اقبال دین صاحب مولوی فاضل سکنہ بہاولنگر

" پشاور۔ " بابو شمس الدین خان صاحب ہیڈ کلرک دفتر پولیٹیکل ایجنٹ پشاور

سانگلہ ہل امیر مقامی چوہدری منظور حسین صاحب مینیجر سنٹرل کوآپریٹو بینک سانگلہ ہل

انہدام مسجد احمدیہ سمندری کے خلاف اظہار غم و غصہ

چک ۹۹ شمالی سرگودھا: آج مورخہ ۶/۵/۵۱ کو جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی سرگودھا کا ہنگامی اجلاس زیرصدارت مولوی غلام محمد صاحب امیر جماعت منعقد ہوا۔ جس میں مسجد احمدیہ سمندری ضلع لائلپور کو جلا کر مسمار کرنے والے شرپسند پاکستانیوں کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔

(۱) حکومت پاکستان سے پرزور استدعا کی گئی۔ کہ اگر جلد از جلد ایسے عناصر کو قرار واقعی سزا نہ دی گئی۔ تو یہ لوگ پاکستان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ (۲) امید ہے کہ حکومت جلد از جلد ایسے لوگوں سے پاکستان کو پاک کرے گی۔ ورنہ قریب عرصہ میں پاکستان جیسی مملکت کی ہی نہیں۔ بلکہ اسلام کی بدنامی کا باعث ہوں گے جبکہ اسلام کی تعلیم یہ ہے۔ کہ یہودیوں کے معابد۔ عیسائیوں کے گرجے۔ اور مسلمانوں کی مساجد کو مسمار کرنے والے بدترین اور ظالم لوگ ہیں۔ (غلام احمد جنرل سیکرٹری چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا)

ادرحماں ضلع سرگودھا: جماعت احمدیہ ادرحماں ضلع سرگودھا متفقہ طور پر احرار کی طرف سے مسجد احمدیہ سمندری ضلع لائلپور کو جلانے اور گرانے کے خلاف انتہائی نفرت کا اظہار کرتی ہے۔ اور حکومت وقت سے پرزور اپیل کرتی ہے کہ اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے کر شرارت پسند لوگوں کو پوری پوری سزا دے تاکہ دوسروں کے لئے عبرت کا باعث ہوں۔ نیز طے ہوا اس کی نقول پریس اور حکومت پنجاب کو بھیجی جائیں۔ (سیکرٹری جماعت احمدیہ ادرحماں ضلع سرگودھا)

نارووال: ۱۔ جماعت احمدیہ نارووال حکومت پاکستان کے جملہ ارکان کی توجہ احرار کی تخریبی کارروائیوں کی طرف منعطف کراتی ہے کہ اس مفسد گروہ نے جماعت احمدیہ کے مقابل پر ہر جگہ فتنہ اور فساد پیدا کر کے ملک کے امن کو برباد کر رکھا ہے۔ ان کے نام نہاد لیڈر عوام کو شرارت پر اکساتے ہیں۔ حتیٰ کہ جماعت احمدیہ کی مساجد کو جن میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ذکر بلند ہوتا ہے۔ جلانے اور گرانے سے بھی گریز نہیں کرتے چنانچہ اس سکیم کے ماتحت حال ہی میں سمندری ضلع لائلپور میں جماعت احمدیہ کی مسجد کو احراریوں نے جلا دیا جماعت احمدیہ ایسی ناپاک حرکات کو سخت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے اور حکومت کو توجہ دلاتی ہے کہ اگر اس گروہ کی امن شکن حرکات کی روک تھام نہ کی گئی۔ تو ان لوگوں سے خطرہ ہے کہ ملک میں سخت فساد پیدا کریں گے۔

۲۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ سمندری کی مسجد کو آگ لگانے والوں کو پوری پوری سزا دے۔ تاکہ آئندہ ایسی قبیح حرکات کا اعادہ نہ ہو۔

۳۔ قرار پایا کہ اس اجلاس کی کارروائی کی نقول۔ اخبار الفضل لاہور۔ گورنر صاحب بہادر پنجاب۔ انسپکٹر صاحب جنرل پولیس لاہور۔ ڈپٹی کمشنر صاحب لائل پور۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس لائلپور کی خدمت میں بھجوائی جائیں (سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نارووال ضلع سیالکوٹ)

ایک غلط خبر کی تردید!

احراری قسم کے اخباروں کا یہ پیشہ ہو گیا ہے کہ "قبول اسلام" کے عنوان سے جعلی اور بے سروپا خبریں شائع کرتے رہتے ہیں۔ لائلپور کے دو اخباروں نے ۶/۱۷/۵۱ کی اشاعت میں ایک شخص "سید عبد القادر رضوی حیدر آبادی" کے متعلق یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ آج سے تین سال قبل اس نے انڈونیشیا میں احمدیت قبول کی تھی مگر اب منحرف ہو چکا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ ایک جھوٹا انسان ہے جسے کوئی کام کرنا نہیں آتا۔ پیٹ بھرنے کے لئے ادھر ادھر گھومتا پھرتا ہے۔ مجھے قریباً دو ماہ قبل میرے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے جب حالات دریافت کئے۔ تو تمام پس منظر معلوم ہو گیا۔ میں نے نصیحت کی کہ پہلے بیکاری کا علاج کرو۔ عزت سے روٹی کھانے کے لئے کوئی چھوٹا موٹا کام کر لو۔ پھر جب کھانے کمانے لگ گئے۔ تو بیعت بھی کر لینا۔

اگر یہ تین سال قبل انڈونیشیا میں احمدی ہو چکا تھا۔ تو پھر اپریل ۱۹۵۱ء میں میرے پاس لائل پور آ کر کیوں کہا کہ میری بیعت کروا دیجئے۔ (محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مبلغ ضلع لائلپور)

تقرر عہدہ داران انصار

مندرجہ ذیل مجالس انصار اللہ جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران انصار کا تقرر منظور کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

(۱) مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ چک ۳۰/۱۱ ضلع منٹگمری — زعیم چوہدری باغ الدین صاحب، سیکرٹری چوہدری محمد علی صاحب

(۲) 〃 〃 〃 حافظ آباد — زعیم چوہدری بشیر احمد صاحب بی۔اے، سیکرٹری ماسٹر غلام محمد صاحب عبد بی اے

(۳) 〃 〃 〃 چک ۸۶ ج ب ضلع لائل پور — زعیم:۔ چوہدری اسد اللہ خان صاحب

(۴) 〃 〃 〃 جھبڑان ضلع شیخوپورہ — زعیم:۔ چوہدری تاج الدین صاحب

(۵) 〃 〃 〃 جبہ چک ۱۹ ضلع شیخوپورہ — زعیم:۔ ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب قریشی

(۶) 〃 〃 〃 منڈی چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ — زعیم:۔ میاں محمد ابراہیم صاحب

(۷) 〃 〃 〃 کوجرہ ضلع شیخوپورہ — 〃 بابو عمر الدین صاحب

(۸) 〃 〃 〃 گلمرائی ضلع گجرات — 〃 منشی احمد دین صاحب پریذیڈنٹ

(۹) 〃 〃 〃 لودھراں ضلع ملتان — 〃 مولوی محمود خاں صاحب (پریذیڈنٹ)

(۱۰) 〃 〃 〃 گوجرانوالہ — 〃 میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ (امیر جماعت احمدیہ)
مہتمم دعوت تبلیغ = میاں غلام مصطفیٰ صاحب
〃 مال = میاں محمد ابراہیم صاحب عادل
〃 عمومی = ملک محمد افضل صاحب
نوٹ:۔ مہتمم تعلیم و تربیت کا جلد انتخاب کیا جائے۔

(۱۱) 〃 〃 〃 سرگودھا — زعیم:۔ بابو غلام رسول صاحب قمر
مہتمم عمومی:۔ خواجہ عبد الرحیم صاحب صدر رفیق نگری
نوٹ۔ باقی مہتممین تبلیغ۔ مال۔ تعلیم و تربیت کا بھی جلد انتخاب کیا جاوے۔

(قائد انصار اللہ مرکزیہ)

نماز تراویح

سوال:۔ اکمل صاحب آف گولیکی نے بذریعہ تحریر کے حضرت صاحب سے دریافت کیا۔ کہ رمضان شریف میں رات کو اٹھنے اور نماز پڑھنے کی تاکید کی ہے۔ لیکن عموماً محنتی مزدور زمیندار لوگ جو ایسے اعمال کے بجا لانے میں غفلت دکھاتے ہیں۔ اگر اول شب میں انکو گیارہ رکعات تراویح بجائے آخر شب کے پڑھا دی جائیں تو کیا یہ جائز ہے

جواب:۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ کچھ حرج نہیں پڑھ لیں

(ناظر تعلیم و تربیت)

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں

تیل کمپنی کے خریدار کمپنی کے خلاف دعوے دائر کر دیں گے؟

لنڈن ۲۳ جون۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر تیل کی فروخت کے موجودہ انتظامات ٹوٹ گئے تو وزیر اعظم مصدق اور ان کے مشیر فوری طور پر تیل بردار جہازوں کے کپتانوں کے ہاتھ غیر ملکی کرنسی کے عوض تیل فروخت کا انتظام کر دیں گے۔ بعد میں تیل کے خریدار مختلف ممالک سے نئے معاہدے کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

یہ امکان بھی ہے کہ اینگلو ایرانی تیل کمپنی کے خریدار کمپنی کے خلاف قانونی دعوے دائر کر دیں اور اس بنا پر کہ مستقبل میں تیل کی بہم رسانی غیر یقینی ہو گی ایران سے سودا کرنا بند کر دیں۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ اگر موجودہ صورت حال برقرار رہی یا زیادہ بگڑ گئی تو ایران کے باہر دوسرے ممالک میں تیل نکالنے کی رفتار بڑھ جائے گی جو ایران کی منڈیوں کو نقصان پہنچائے بغیر نہیں رہے گی خصوصاً جبکہ موجودہ گاہکوں کی عالمی منڈی ختم ہو جائے گی

اس وقت سب سے اہم ٹیکنیکل خطرہ یہ ہے کہ اگر کارخانوں کو بند کرنے میں عجلت ہوتی گئی یا غیر ذمہ دار انتہا پسندوں نے پائپ لائن کے خلاف کوئی حرکت کر دی تو کارخانوں میں آگ لگ جانے کا شدید خطرہ ہے۔ (استار)

حکومت ہند ڈاکٹر گراہم کے خلاف مظاہروں کی حامی نہیں

نئی دہلی ۲۳ جون۔ ہندوستان کی وزارت خارجہ کے ایک سرکاری ترجمان نے آج کہا ہے کہ حکومت ہند چند اشخاص کی ان کوششوں کی حامی نہیں ہے جو وہ کشمیر کے لئے اقوام متحدہ کے نمائندہ ڈاکٹر گراہم کی آمد کے موقعہ پر مظاہروں اور ہڑتالوں کے لئے کر رہے ہیں۔ ترجمان نے کہا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ خود اپنی ہی نمائندگی کرتے ہیں۔ اس ترجمان نے ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے ایک حالیہ بیان کی طرف بھی توجہ دلائی جو حال ہی میں انہوں نے دیا تھا اور جس میں انہوں نے کہا تھا کہ کشمیر کے متعلق حفاظتی کونسل کی قرارداد کو مسترد کر دینے کے باوجود ہندوستان ڈاکٹر گراہم کی ممتاز شخصیت کے شایان شان ان کا خیر مقدم کرے گا۔

گورنر جنرل سوڈان سے مصر کا مطالبہ

قاہرہ ۲۳ جون۔ سوڈان میں ہڑتالوں کا جو سلسلہ شروع ہے مصر نے اس کا بغور مطالعہ کیا ہے اور سوڈان کے گورنر جنرل سے کہا ہے کہ ان کی روک تھام کی تدابیر اختیار کی جائیں۔ مصر کے وزیر برائے سوڈان ابراہیم فراغ پاشا نے امید ظاہر کی ہے کہ سوڈان کی حکومت جلد ہی اپنے فرائض کو پہچانے گی۔ اور صورت حال سے پوری طرح عہدہ برا ہو گی تاکہ مزدوروں کے حقوق اور جانوں کا تحفظ کیا جا سکے۔

ایک اور بین المملکتی کانفرنس

کراچی ۲۳ جون۔ اب معلوم ہوا ہے کہ فروری کے بین المملکتی تجارتی معاہدہ پر عملدرآمد کی رفتار کا جائزہ لینے کے لئے دہلی میں پاکستان اور ہندوستان کے حکام کی کانفرنس ماہ جولائی میں ہو گی۔ دریں اثنا معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان نے ۳۰ جون تک پاکستان کو جتنا کوئلہ مہیا کرنے کا فیصلہ کیا تھا وہ اس کا بمشکل دو تہائی حصہ پاکستان روانہ کر سکے گا۔

دوسرے نامہ نگار نے کہا ہے کہ اس صورت حال سے اسٹرلنگ علاقہ کے سونے اور ڈالر کے محفوظ ذخائر کو بہت فائدہ پہنچا ہے۔ (استار)

سنہ ۱۹۵۱ء کیلئے سیل ٹیکس کے قواعد

حکومت پاکستان نے سنہ ۱۹۵۱ء کے لئے سیل ٹیکس کے قواعد کا اعلان کر دیا۔ یہ قواعد یکم جولائی سنہ ۱۹۵۱ء سے نافذ ہو جائیں گے۔ ان قواعد کے ماتحت جب کوئی صنعت کار یا پروڈیوسر ٹیکس عائد کی جانے والی اشیاء کو فروخت کرے گا تو سیل ٹیکس ہول سیل کی قیمت پر وصول کیا جائیگا۔ اسی طرح ایک لائسنس یافتہ مفوک بیوپاری اپنی فروخت شدہ اشیاء کی ان قیمتوں پر ٹیکس ادا کرے گا جن پر وہ خریدی گئی تھیں۔ ایسی صورت میں کہ اشیاء کا حق ملکیت تبدیل ہو جائے نیا مالک اور پرانا مالک مل کر مشترکہ طور پر ٹیکس ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے کسی چھوٹے بچے کے سرپرست ٹرسٹی یا ایجنٹ کی موجودگی میں سیل ٹیکس اس سرپرست ٹرسٹی یا ایجنٹ پر نافذ کیا جائیگا۔

پاکستان سے حکومت امریکہ کا اظہار معذرت

نیویارک ۲۳ جون۔ نیویارک میں پچھلے دنوں تین پاکستانی خواتین کی جو توہین کی گئی تھی حکومت امریکہ نے اس کے لئے سرکاری طور پر پاکستان سے اظہار معذرت کیا ہے۔ حکومت امریکہ نے نیویارک پولیس کے ذمہ دار افسروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس کارروائی کا ارتکاب کرنیوالوں کے خلاف مناسب تعزیری کارروائی کریں۔ (استار)

امریکہ میں سونے کا محفوظ ذخیرہ

لنڈن ۲۳ جون کوریا کی جنگ شروع ہونے کے بعد سے امریکہ میں ادائیگی کی حالت بہتر ہو جانے کی وجہ سے محفوظ سونے کی بڑی مقدار محفوظ ذخیرہ سے باہر نکل گئی تھی لیکن اب اس صورت حال میں اصلاح کے آثار پائے جاتے ہیں۔ فنانشل نامہ نگار نے ایک رپورٹ

عرب ممالک کا ایک وفاق قائم کرنیکا پروگرام

بغداد ۲۳ جون۔ سابق عراقی وزیر اعظم سید صالح جبر ایک نئی سیاسی جماعت قائم کرنے کے لئے وزارت داخلہ سے اجازت طلب کرنیوالے ہیں۔ اس نئی جماعت کے اغراض و مقاصد یہ ہوں گے۔

ایسی خارجی پالیسی جس سے ملک کی بین الاقوامی حیثیت زیادہ مستحکم ہو۔ ملک کی مکمل خود مختاری اور دوسرے عرب ممالک سے اس بنا پر دوستانہ تعلقات کا قیام کہ "رفتہ رفتہ عرب لیگ کی وساطت سے رضاکارانہ طور پر ایک وحدانی وفاق کا قیام عمل میں آئے گا"۔

تمام ہمسایہ ملکوں سے مذہبی سیاسی اور اقتصادی تعلقات کا قیام اور عرب دنیا کے عزائم کے مطابق مسئلہ فلسطین کا حل ہے۔ ملک کے اندر اس جماعت کا مقصد جمہوری حکومت کو مستحکم کرنا۔ مسلح افواج کی تنظیم جدید۔ عدالتی آزادی کا قیام۔ ٹیکسوں پر نظر ثانی۔ سرکاری اراضی کی تقسیم اور عوام کا معیار رہائش بلند کرنا ہو گا۔

اگر اس نئی جماعت کے قیام کی اجازت مل گئی۔ تو عراق میں پانچ سیاسی جماعتیں ہوں گی دوسری چار جماعتیں انڈی پنڈنٹ۔ عوامی محاذ نیشنل ڈیماکریٹک اور دستوری یونینسٹ پارٹیاں ہیں۔ (استار)

۳۰۰۰ مصری فریضہ حج ادا کرینگے

قاہرہ۔ ۲۳ جون۔ توقع ہے کہ اس سال ۳۰۰۰ مصری فریضہ حج ادا کریں گے۔ جو ایک ریکارڈ تعداد ہے۔ اب تک ۱۰۰۰ اشخاص نے مکہ جانے کے لئے درخواستیں دی ہیں اور مصری وزارت داخلہ ان کے لئے سمندر اور فضا سے روانگی کے انتظام کر رہی ہے۔

وزارت نے الطور کے فضائی مستقر کی مرمت کے لئے ۴۰۰۰ مصری پاؤنڈ کی رقم طلب کی ہے۔ حج کے دنوں میں آمد و رفت حجاز کو اسی ہوائی اڈہ سے ہوتی ہے۔ (استار)

ترک عرب اتحادی خیر مقدم

قاہرہ۔ ۲۳ جون۔ دمشق کی ایک اطلاع کے مطابق امریکی محکمہ خارجہ میں مشرق وسطیٰ کے امور کے کونسلر مسٹر سی روز ویلٹ عنقریب مشرق وسطیٰ جانے والے ہیں۔ جہاں وہ اشتراکیت کے خلاف دفاعی علاقوں کے قیام کے بارہ میں عرب حکومتوں سے مشورہ کریں گے۔ (استار)

ترکیہ کے صدر لبنان جائینگے

بیروت۔ ۲۳ جون۔ ترکیہ کے صدر جلال بایار نے جولائی کے اواخر تک لبنان آنے کی لبنانی صدر کی دعوت قبول کر لی ہے۔ بشرطیکہ فوری سیاسی حالات مزاحم نہ ہوئے۔

معلوم ہوا ہے کہ ترکیہ واپس جاتے ہوئے ممکن ہے۔ ترک صدر اردن کے شاہ عبداللہ کی ملاقات بازدید کو بھی جائیں۔

جرمنوں نے خفیہ برطانوی ٹیلیفون استعمال کئے

برلن۔ ۲۳ جون۔ حفاظتی معائنہ سے پتہ چلا ہے کہ برلن اور مغربی جرمنی کے درمیان ذاتی ضرورتوں کے لئے جرمنوں نے "انتہائی خفیہ" برطانوی ٹیلیفون استعمال کئے ہیں۔ (استار)

کیا فراعنہ مصر پنسلین سے واقف تھے

پیرس ۲۳ جون ہفتہ وار اخبار "اکی پیرس" کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ قدیم مصریوں کی لاشوں پر ایک ایسا کیمیاوی مرکب دریافت ہوا ہے۔ جو پنسلین سے بہت حد تک ملتا جلتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ یہ دریافت ماہر مصریات مسٹر ولیم اور کرنل نے کی ہے۔ جو مصر سوڈان طہران اور افریقہ کے دوسرے حصوں میں قدیم مقبروں کی دیکھ بھال کی حالیہ مہم میں شرکت کے بعد اب برطانیہ واپس جا رہے ہیں

کہا گیا ہے کہ وہ اپنے ساتھ کیمیاوی مرکبات کے نمونے لندن لا رہے ہیں جو حنوط شدہ لاشوں پر پائے گئے ہیں۔ جن سے اس خیال کو تقویت ہوتی ہے کہ اکثر "حالیہ" دریافتوں سے قدیم مصری اچھی طرح واقف ہیں۔ (استار)

دمشق۔ ۲۳ جون۔ شامی وزارت تعلیم پاکستان میں عربی کی تعلیم کے لئے ایک ابتدائی اسکول کھولنے والی ہے (استار)